علاماتِ نبوّت

عیسائی لچر پوچ کا

مدلّل جواب

ازعلامہ پروفیسر منظور احسن عباسی

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

علاماتِ نبوّت

عیسائی لٹریچر کا

مدلّل جواب

از علامہ پروفیسر منظور احسن عباسی

(شائع کردہ)

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

دیباچہ

کسی گمنام عیسائی پادری نے ایک اشتہار فوٹو سٹیٹ کروا کر اسلامی مشن کو بھیجا۔ اس نے اپنی طرف سے علاماتِ نبوت قائم کر کے نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی نفی کرنے کی عیارانہ سعی بے سود کی ہے

اس کا منہ توڑ جواب علامہ پروفیسر منظور الحسن عباسی نے تحریر فرمایا ہے۔ قارئین کرام اندازہ فرمائیں کہ کس طرح عیسائی پادری اسلام کے درپے آزار ہیں۔ اور کیا کیا حربے استعمال کرتے ہیں

اختر احسن

طباعت :۔ سیدہ سنز پرنٹرز و پبلشرز اردو بازار۔ لاہور

کتابت :۔ عبد المجید امجد مکان نمبر ۲۷۔ گلی نمبر ۲ محلہ صداقت پارک لاہور

ایک عیسائی پادری کی طرف سے

اوصافِ نبوّت و رسالت

مسلمان اوصافِ نبوّت پر زیادہ غور نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو نبوّت و رسالت کی اتنی پہچان نہیں جتنی کہ مسیحیوں کو بائبل مقدس کی روشنی میں نبوّت و رسالت کی پہچان دی گئی ہے۔ کیونکہ بائبل مقدس کے بغور مطالعہ سے ہی حقیقی نبوّت اور رسالت کی پہچان کا علم حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جتنے انبیاء کرام مخصوص و مبعوث ہوئے ہیں۔ ان سب کے نام اور ان کی معرفت نازل شدہ الہامِ الٰہی کی ساری تعلیمات اور احکامِ ربّانی صرف بائبل مقدس میں ہی محفوظ اور موجود ہے۔ چنانچہ بائبل مقدس کی روشنی میں ہی کسی جھوٹے اور سچے نبی اور رسول کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ جو لوگ بائبل مقدس کو رد کرتے ہیں۔ وہ جھوٹے اور سچے نبی کی پہچان میں غلطی کھا جاتے ہیں۔

اپنی نسبت مقدس پولس رسول مقبول نے لکھا ہے۔ کہ :

" رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں

اور معجزوں کے وسیلہ سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں"
(۲ ۔ کرنتھیوں ۱۲ : ۱۲) ۔

مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ :-
"کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی ۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے" ۔ (۲ ۔ پطرس ۱ : ۲۱)

۱ ۔ حقیقی نبی لامحدود خدائے واحد کی تعلیم دیتا ہے ، نہ کہ وحدت محضہ کی تعلیم ۔

۲ ۔ حقیقی نبی کا الہام بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات سے اختلاف نہیں رکھتا ۔

۳ ۔ حقیقی نبی کی الہامی تعلیم بائبل مقدس سے موافقت اور مطابقت رکھتی ہے ۔

۴ ۔ حقیقی نبی کو خدا تعالیٰ غیب کا علم ، آئندہ کی خبریں اور معجزات کی طاقت عطا کرتا ہے ۔

۵ ۔ حقیقی نبی انجیلی کلام الٰہی بلکہ ساری بائبل مقدس کی تعلیمات کے مطابق خداوند یسوع مسیح کی شانِ الوہیت الٰہی ابنیت اور نجات بالکفارہ کے لئے اس کی صلیبی موت اور تیسرے دن قبر سے جی اٹھنے کے بعد اس کے صعودِ آسمانی اور جلالی آمدِ ثانی کا اقرار کرتا ہے ۔

۶۔ حقیقی نبوّت ورسالت کا مکاشفہ سمجھنے کے لئے آپ کو مسیح خداوند کے مقدس "رسولوں کے اعمال" کی کتاب کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

۷۔ حقیقی نبی کی پہچان اور حقیقی الہام کی پہچان کی غلط فہمی کی وجہ سے ہزارہا مسلمانوں نے ایک پنجابی قادیانی شخص کو اور ایک ایرانی شخص بہاء اللہ کو برحق نبی تسلیم کرلیا ہے

۸۔ حقیقی نبی کی پہچان کے معاملہ میں مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کے امکان نہیں۔

۹۔ لکھا ہے کہ "یہی شخص (موسیٰ) انہیں (مصر سے) نکال لایا۔ اور مصر اور بحرِ قلزم اور بیابان میں چالیس برس تک عجیب کام اور نشان دکھائے"

(اعمال کی کتاب ۷: ۳۶)

خدا تعالٰے نے موسیٰ کو معجزے دکھانے کی قوت اور ایمان عطا کیا تھا۔ اس کا بازو بالکل سفید ہو جاتا تھا۔ اور اس کا عصا سانپ بن گیا۔

نفی اوصاف نبوّت ورسالت

(۱) سورہ انعام ۱۱۰ آیت۔ وَاَقسَمُوا بِاللّٰہِ جَہدَ اَیمانِہِم

لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ
عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ:۔ اور (اہل مکہ) بتاکید اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس ایک معجزہ بھی آئے۔ تو وہ ضرور اس پہ ایمان لائیں گے۔ تو کہہ معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور تم (مسلمانوں) کو کون سمجھائے کہ جب ان کے پاس معجزہ آئے گا۔ تو وہ جب بھی نہ مانیں گے۔

۲- سورہ رعد ۷ آیت۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ
عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ
قَوْمٍ هَادٍ

ترجمہ:۔ اور کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہ ہوا۔ تو تو ڈرانے والا ہے اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔

۳- سورہ رعد ۲۷ آیت۔ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ
اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ

ترجمہ:۔ اور کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہ ہوا۔ تو کہہ جسے چاہے اللہ گمراہ کرتا ہے۔ اور جو رجوع ہو اسی کو اپنی راہ دکھاتا ہے۔

۴- سورہ انعام ۳۷ آیت۔ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ

ترجمہ:۔ اور کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشان نازل

کیوں نہ ہوئی۔ سورہ بقرہ ۱۱۸ پڑھیئے

(۵) معجزہ وغیب ۔ سورہ یونس ۲۰ - آیت

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ

ترجمہ:- اور کہتے ہیں اس کے رب کے پاس سے کوئی معجزہ کیوں نازل نہیں ہوا۔

فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِينَ۔

سو تو کہہ غیب کی بات اللہ جانے تم معجزہ کے منتظر رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

۶ - سورہ یونس ۱۰۸ آیت - وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ

ترجمہ:- میں تمہارا وکیل نہیں۔

۷ - غیب - سورہ انعام ۵۹ آیت - وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

ترجمہ:- اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

۸ - غیب - سورہ ہود ۳۱ - وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ

ترجمہ:- اور میں تم سے نہیں کہتا کہ میں غیب دان ہوں اور نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔

۹ - حضور روزِ قیامت اور عدالت میں اپنی بابت اور مسلمانوں کی بابت اور اپنے مستقبل اور مسلمانوں کے مستقبل کے

نفع نقصان سزا جزا کی بابت کچھ نہ جانتے تھے۔

۱۰۔ مشکوٰۃ کے باب البکا والخوف میں لکھا ہے۔ کہ بخاری نے ذکر کیا۔ ام العلا نے کہا۔

پیغمبر خدا نے قسم کھائی کہ نہیں جانتا ہیں۔ حالانکہ میں رسول اللہ ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور کیا تم سے۔

اَخرجَ البخاری عَنْ اُمّ العلاءِ قالت قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللہِ لَا اَدرِی وَاللہِ لَا اَدرِی وَ اَنا رسولُ اللہِ مَا یفعَلُ بِی وَلا بِکُم۔

پس قرآن مجید اور حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ: ۔ آنحضرتؐ نہ آئندہ کی خبروں کی نبوت رکھتے تھے۔ نہ معجزات کر سکتے تھے۔ نہ مسلمانوں کے لئے بھلائی اور بہتری کا اختیار رکھتے تھے۔ نہ بائبل مقدس کی صحیح تعلیم دے سکے۔ نہ مسلمانوں کے لئے نجات دہندہ تھے۔ نہ مسلمانوں کی نجات کے لئے وکالت اور شفاعت کا اختیار رکھتے تھے۔ اور نہ جانتے تھے کہ روز قیامت ۔ عدالت ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا۔ کیونکہ حضورؐ غیب کی باتیں اور آئندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے۔ آپ غور فرمائیں کہ اوصافِ نبوت و رسالت کس کا نام ہے؟

عیسائی لچر پوچ کا

مدلل جواب

اس پرچہ پر ایک طرف "نفی اوصافِ رسالت و نبوت" کے عنوان سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوصافِ نبوت و رسالت سے عاری تھے۔ کیونکہ "حضورؐ غیب کی باتیں اور آئندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے" اس کے ثبوت میں انہوں نے بے سبب آٹھ نو آیتیں اور دو ایک احادیث پیش کی ہیں۔ اور ان سب کا خلاصہ خود قرآن حکیم کی رُو سے یہ ہے کہ

وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (رعد ۶۴)

یعنی کوئی رسول حکم الہیٰ کے بغیر کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا۔

پادری صاحب کا مقصد یہ ہے۔ کہ نبی وہ ہے جو اذن الہیٰ کے بغیر معجزہ دکھانے کی قدرت رکھتا ہو۔

ایک حق پسند انسان کو اس کے بعد مزید تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ کوئی نبی اپنی مرضی سے جب چاہے کوئی معجزہ پیش نہیں کر سکتا۔

اور یہی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکمِ الٰہی تھا۔ کہ

قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ

یعنی اے پیغمبر آپ معجزہ کا مطالبہ کرنے والوں سے کہہ دیجئے کہ تمام معجزات کا مرکز اللہ ہے" وہی جب چاہتا ہے کوئی معجزہ کسی نبی کے ہاتھ سے ظاہر فرماتا ہے۔

اس حکیمانہ ارشاد کی اہمیت اس وقت اور بھی واضح ہو جاتی ہے۔ جبکہ معجزہ طلب کرنے والوں کی حماقت اپنے عروج کمال پہ پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ مکہ معظمہ میں کافر جن معجزہ کے طالب تھے۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اُحد کی پہاڑی کو سونا بنا دیا جائے۔ تب ہی ہم جانیں گے کہ پیغمبر واقعی پیغمبر ہے۔

معجزات پہ پیغمبروں کو قدرت نہ ہونے کا دوسرا سبب یہ بھی ہے کہ جن معجزات کے کفار طالب تھے وہ ایمان لانے کی غرض سے نہ تھے بلکہ انبیاء کا صرف تمسخر مقصد تھا۔ چنانچہ سورہ بقرہ کی وہ آیت جو پادری صاحب نے سب سے پہلے پیش کی ہے اسی میں یہ ہے کہ اذا جاءت لا یومنون۔ کفار کہنے کو تو قسم کھا کر یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم معجزہ دیکھیں گے تو ایمان لے آئیں گے۔ لیکن آنحضرتؐ کو یہ حکم ہوا۔ کہ وہ کہہ دیں کہ "تم مسلمانوں کو کون سمجھائے کہ جب ان کے پاس معجزہ آئے گا تو وہ جب بھی نہ مانیں گے"۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضورؐ کو اللہ تعالیٰ نے مستقبل کی اطلاع بھی دے دی تھی۔ اور وہ

اللہ کا دیا ہوا علم غیب بھی رکھتے تھے۔

مشاہدہ معجزہ کے بعد بھی اس معجزہ کو جادو ، قرار دینا کافروں کا شیوہ تھا۔ اس کا اعتراف خود کفار نے بھی کیا۔ کہ

"ہم ہرگز آپ پہ ایمان نہ لائیں گے اس وقت تک کہ تو زمین سے پانی کا ایک چشمہ ہمارے واسطے نہ بہا دے یا تیرا ہی انگوروں اور کھجوروں کا ایک باغ ہو، پھر اس میں پانی کی نہریں بہا دے۔ یا جیسا کہ تیرا گمان ہے آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دے۔ یا اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے پیش کر دے اور تیرا اپنا ایک سونے کا بنا ہوا گھر ہو۔ یا یہ کہ تو آسمان پہ چڑھ جا اور پھر بھی ہم یقین نہ کریں گے۔ کہ تو آسمان پہ چڑھ گیا۔ حتیٰ کہ ایک کتاب اتار کر لا۔ جسے ہم پڑھ لیں"

اب دنیا میں کوئی ایسا احمق ہو سکتا ہے۔ کہ اگر نبی یہ کچھ نہ کر سکے تو وہ نفی اسباب نبوت کا مجرم سمجھا جائے۔

اس کے جواب میں رسول اللہ نے جو فرمایا۔ کیا اس سے زیادہ منقول اور ذہن نشین کوئی بات ہو سکتی ہے۔ حضورؐ کو بوحی الہٰی یہ کہنے کا حکم دیا گیا۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا

(بنی اسرائیل ۹۳)

یعنی اے پیغمبر آپ ان سب باتوں کا جواب یہ دیدیجئے کہ

(سبحان اللہ) میرا خدا (ایسی لغویات سے) پاک ہے۔ مَیں تو ایک بشر ہوں لیکن اس کا فرستادہ (ایسی باتوں کے لئے نہیں بھیجا گیا)۔

بالآخر ایک اور بات قابلِ عرض ہے۔ کہ خود پادری صاحب نے بھی انبیاء کی یہی صفت بیان کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اس پرچہ میں شاید غلطی سے یا حواس باختگی سے لکھا ہے، کہ

"مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ" نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ آدمی رُوح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے"

نیز یہ کہ اپنی نسبت مقدس پولس رسول مقبول نے لکھا ہے۔ کہ رسول ہونے کی علامتیں کمال صبر کے ساتھ نشانوں اور عجیب کاموں اور معجزوں کے وسیلوں سے تمہارے درمیان ظاہر ہوئیں"۔ یعنی معجزوں پہ اختیار نہیں ہے۔ اس کے لئے صبر کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو وہ حوالے ہیں جو خود پادری صاحب نے اپنے پرچہ میں درج کئے ہیں لیکن خاص معجزوں کی بابت پطرس نے اسرائیلیوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"اے اسرائیلیو! یہ باتیں سنو کہ یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پہ ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا۔ جو خدا نے اس کی معرفت تم میں دکھائے"

(اعمال ۲۲/۲)

بالآخر یہ ضروری بات بھی عرض کردوں کہ بعض اوقات خود انبیاء ورسل کو بھی اُن معجزات کا علم نہیں ہوتا جو اُن کے ہاتھ پہ ظاہر ہونے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کا معجزہ کہ ان کا عصا سانپ بن گیا۔ جب بحکم خدا ظاہر ہوا تو وہ اس کو دیکھ کر خائف ہوئے اور بھاگنے لگے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بذریعہ وحی فرمایا کہ لا تخف کہ ڈرو مت۔

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پادری صاحب نے کسی دنیوی مصلحت سے ترکِ اسلام کیا ہے اور عیسائی بن گئے ہیں۔ لیکن درپردہ وہ اسلام ہی کی تصدیق کر رہے ہیں۔ اگر فی الواقع ایسی ہی کوئی بات ہے تو وہ قابل رحم ضرور ہیں۔ لیکن عیسائیوں کے تبلیغی اداروں کی باز پرس سے نہ بچ سکیں گے۔ مثلاً انہوں نے اوصافِ نبوت و رسالت کے عنوان کے تحت جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں بتایا ہے

۱۔ حقیقی نبی لامحدود خدائے واحد کی تعلیم دیتا ہے نہ کہ وحدت محضہ کی تعلیم"۔ یہاں پہ یہ وضاحت بھی ہوتی تو کیسا اچھا ہوتا۔ کہ لامحدود خدا کے پرستار کون ہیں؟

خدا کے لئے وحدت محضہ یا محدود خدا کا لفظ تمام اسلامی ذخیرہ علوم میں کہیں بھی نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں خدا (یا اللہ) کی صفت "واحد" تو متعدد بار آئی ہے۔ لیکن لا محدود کہیں نہیں ہے۔ اگر پادری صاحب حقیقی انبیاء علیہ السلام تراشی کی لعنت سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو کسی بھی مقدس بائبل کی ضخیم کتاب میں کسی جگہ وہ دکھا دیں۔ کہ

نبی نے لامحدود خدائے واحد کی تعلیم دی ہو ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ انجیل مقدس میں خود حضرت مسیح علیہ السلام نے ایک سے زائد بار خدا کے لئے خدائے واحد کا لفظ استعمال کیا ہے ۔ مثلاً یہ ارشاد کہ

"خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے " (مرقس ۱۲ ؍ ۲۹)

(واضح ہو کہ "ایک ہی خدا اور خدائے واحد" ہم معنی الفاظ ہیں)

۲ - پادری صاحب کا یہ ارشاد بالکل درست ہے ۔ کہ

"حقیقی نبی کا الہام بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات سے اختلاف نہیں رکھتا "

اس سلسلہ میں صرف یہ عرض کرنا کافی ہے کہ قرآن حکیم بھی یہی کہتا ہے ۔ اللہ آپ کو توفیق دے کہ اصل حقیقی نبی کا الہام اور اصل بائبل مقدس کی الہامی آسمانی تعلیمات دنیا کے سامنے پیش فرمائیں یہ بھی درست ہے کہ حقیقی نبی "بائبل مقدس پر تحریف و تنسیخ کا جھوٹا الزام" نہیں لگاتا ۔ اس کی تائید میں یہ بھی فرما دیجئے کہ حقیقی نبی بائبل پر جھوٹا الزام لگانے والوں کو ملعون تصور کرتا ہے ، اور ایسے الزامات سے اسے پاک کرنا چاہتا ہے ۔

لیکن یہ ممکن نہیں جب تک کہ اصل بائبل سامنے نہ ہو ۔

۳ - آپ کا یہ ارشاد کہ "حقیقی نبی کی الہامی تعلیم بائبل مقدس سے موافقت رکھتی ہے " درست ہے ۔ لیکن اس سے تو آپ کو بھی اتفاق ہوگا ۔ کہ تعلیم الہامی ہو ۔ سنا سنایا قصہ نہ ہو اور

بائبل اصلی ہو۔ وہ ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

۴۔ یہ بھی قرآن اور اسلام کے عین مطابق ہے۔ کہ حقیقی نبی کو خدا تعالیٰ غیب کا علم، آئندہ کی خبریں اور معجزات کی طاقت یعنی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا عطا کرتا ہے۔ اس کی عطا کے بغیر وہ خود کچھ نہیں کر سکتے۔ لہٰذا انبیاء کا یہ فرمانا کہ یہ سب کچھ من جانب اللہ ہے ہم اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ حتیٰ کہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔ ما ینطق

عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

یعنی بقول کرنتھیوں نبی نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اذنِ الٰہی کے بغیر میں معجزات دکھا سکتا اور غیب کی باتیں بتا سکتا ہوں، تو وہ جھوٹا مکار اور سخت گنہگار ہے۔ وہ حقیقی نبی ہرگز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص حقیقی نبی پہ یہ الزام لگائے۔ کہ وہ معجزات اور غیب کی باتوں کی طاقت کا مدعی ہے۔ تو وہ بھی جھوٹا اور مکار ہے۔

۵۔ آپ کا یہ کہنا کہ حقیقی نبی مسیح کی "شانِ الوہیت" کا اقرار کرتا ہے (یعنی مسیح کے معبود ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے) وہ حقیقی خدا کا مشرک منکر اور کافر ہے۔ حقیقی نبی کا تو کام ہی یہ ہے۔ کہ وہ خدائے واحد کے سوا کسی اور کو خدا بنانے والوں کے خلاف جہاد کرے۔ اور

ایسے اشخاص کا نام و نشان دنیا سے مٹا دے۔
کیا آپ یہ صراحت کرنا مناسب سمجھیں گے۔ کہ یسوع مسیح کی "شانِ الوہیت" محدود تھی یا غیر محدود۔ جس کا اقرار کوئی حقیقی نبی کرتا ہے۔ (میری غیب دانی دیکھئے کہ آپ حشر تک اس کا جواب نہ دیں گے)

رہا "الٰہی ابنیت" "یعنی خدا کی فرزندی" کی اصطلاح وہ بھی ساری بائبل مقدس میں کہیں نہیں آئی۔ حالانکہ آپ کہتے ہیں کہ حقیقی نبی یسوع کی "الٰہی ابنیت" کا اقرار کرتا ہے۔
اگر بائبل مقدس میں "الٰہی ابنیت" کا لفظ کہیں آیا ہے تو اس کی نشان دہی فرمایئے۔ (آپ حشر تک شاید ایسا نہ کر سکیں گے)
اب حقیقی نبی پہ یہ جھوٹا الزام نہیں تو اور کیا ہے۔
ایک اور بات حقیقی نبی کے بارے میں آپ نے بتائی ہے۔ کہ نجات بالکفارہ کے لیئے ان کی صلیبی موت کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن اگر آپ کا یہ ارشاد صحیح ہے۔ تو گلیتون کے اس ارشاد کی تصریح فرما دیجئے
"جسے پھانسی ملتی ہے۔ وہ خدا کی طرف سے ملعون ہوتا ہے"
"مسیح ہمارے لیئے لعنتی بنا۔ . . . کیونکہ جو کوئی لکڑی پہ لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"
یہ کس طرح ممکن ہوا۔ کہ جو شخص خدا کا ملعون ہوتا ہے اور لعنتی بنتا ہے،

اس نے لعنتی بن کر ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔

(بقول گلیتوں ۳ سطر ۱۳)

اگر لعنتی بن کر ہمیں لعنت سے چھڑایا جانا ممکن ہے۔ تو مسیحی حضرات کو چاہیئے۔ کہ وہ سب سے بڑے ملعون شیطان کو نجات دہندہ تسلیم کریں۔ کیونکہ متفقہ طور پہ وہ ملعون ہے مسیح کی بابت تو مسیحی اصحاب کا ایمان ہے کہ وہ صلیب پر مرے اور مسلمان کہتے ہیں کہ وہ صلیب پہ لٹکائے ہی نہیں گئے۔ ماقتلوہ وماصلبوہ یعنی انہیں نہ ہلاک کیا گیا اور نہ صلیب پہ لٹکایا گیا۔

پھر یہ بھی غلط ہے کہ ان کی موت انسان کے لئے کفارۂ گناہ ہو گئی۔ کیونکہ انہوں نے خود نجات کا وسیلہ اپنے احکام کی پیروی اور ایمان باللہ پہ رکھا ہے۔ اور اس کی متعدد مثالیں بائبل میں موجود ہیں۔ کیا آپ ان سب کا انکار کریں گے۔

اناجیل میں آپ غالباً سب سے زیادہ اہمیت "انجیل یوحنا" کو دیں گے۔ اس میں حضرت مسیحؑ کا یہ قول منقول ہے۔ کہ

"اے خدا! حیاتِ ابدی یہ ہے کہ لوگ تجھے خدائے واحد و برحق مانیں اور عیسیٰؑ کو جسے تو نے بھیجا ہے پیغمبر مانیں"

(باب ۱۷ : ۳)

اب آپ خود ہی بتائیے کہ آیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ
کے ماننے والے حقیقی معنوں میں حضرت عیسیٰؑ کے ارشاد کے عین
مطابق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عِیْسیٰ رَسُوْلُ اللّٰہ کا اقرار کرنے والے
ہیں یا وہ اشخاص جو اللہ کے سوا مسیح کو خدا تصور کر کے ان کی
پیغمبری سے منکر ہیں۔
بلکہ ان کے دشمن ہیں اور انہیں صلیب کی لعنتی موت کا
خود اعتراف کرنے والا کہتے ہیں۔ اور بدبخت یہودیوں کے
تمام الزامات ان کے سر تھوپتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ

۱۔ مریم علیہا السلام کنواری نہ تھیں
۲۔ عیسیٰؑ کا باپ یوسف نجار تھا۔ بعض نے ان کے حقیقی
بھائی بہنوں کا بھی ذکر کیا ہے۔
۳۔ انہوں نے خدائی کا دعوے کیا۔
۴۔ اس کی پاداش میں انہیں یہودیوں نے سُولی دی۔
۵۔ وہ لعنتی موت مرے
۶۔ انہوں نے بنی نوع انسان کی نجات کے لئے
جان دی۔
۷۔ اُن کی زندگی میں اُن کے حواریوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا

۸۔ انہوں نے اپنی ماں کے ساتھ سخت کلامی کی۔

۹۔ مسیحی حضرات کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ

"مقدس رسولوں نے بدترین اعمال کا ارتکاب کیا اور بائبل مقدس نے اُن جرائم کو چھپایا نہیں۔ سب کچھ بتا دیا۔ مثلاً دیوسی۔ شراب خوری۔ بدکاری اور اپنی بیٹیوں کے ساتھ ملوث ہونا۔ شیطان کی پیروی اور کفر تک بائبل کے حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔

اس کا ذکر میں نے اپنے ایک نہایت مختصر رسالہ "جواب باصواب" میں کردیا ہے۔

عظیم الشان انبیاء پر ان شرمناک الزامات کا ذکر کرتے ہوئے بھی مجھے دلی صدمہ ہوتا ہے۔ میں مقدس بائبل کے ان سنگین الزامات سے بار بار قلم کو آلودہ نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن تعجب ہے کہ مسیحی علماء ان گناہوں کا عذر پیش کرتے ہوئے نہیں شرماتے۔ بلکہ اس بات پر فخر کرتے ہیں اور ایسے شرمناک بیانات کو بھی بائبل کے تقدس کا ثبوت قرار دیا ہے۔

چنانچہ اس بائبل پر ایمان لانے والے مقدس پادری سٹیفن نے اپنے رسالہ "ضمیر کا سفر" میں نہایت فیاضی کے ساتھ

ارشاد فرمایا ہے کہ

"بائبل نے کسی کے گناہ کو چھپایا نہیں خواہ وہ کیسے ہی مرتبے کا انسان ہو" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ (بائبل) ان بدترین گناہوں کی تصدیق کرتی ہے

ساتھ ہی ارشاد ہے کہ "انبیاء اپنے زمانہ میں سب سے بہتر انسان ہوتے تھے"

لیکن یہ نہیں فرمایا کہ اگر پادری صاحب نے خود ایسے بدترین گناہ نہیں کئے ۔ تو انہیں ان سے زیادہ مقدس کیوں نہ سمجھا جائے ۔

میں اپنے مخاطب پادری صاحب سے نہایت عاجزی لیکن کمال خلوص کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا واسطہ دے کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ وہ چند لمحوں کے لئے اس پہ غور کریں کہ آیا ایسی بدکاریوں کے ارتکاب کے باوجود بھی کوئی شخص مقدس نبی کے خطاب کا مستحق ہوسکتا ہے ؟

اسلام دنیا بھر کے ان بہترین مقدس انبیاء کی طرف ایسے گناہوں کی نسبت کرنے کو ان تمام گناہوں سے بدتر گناہ تصور کرتا ہے اور ہرگز یقین نہیں کرسکتا ۔ کہ دنیا کے بہترین انسان ایسے قبیح

و بدترین گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں۔ یقین فرمایئے میں بائبل کو قرآن سے کم کتاب مقدس تصور نہیں کرتا۔ کاش وہ محفوظ ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہودیوں کی خبیث قوم نے جو حضرت مسیحؑ کی دشمن اور حضرت مریم علیہا السلام پہ الزامات تراشنے والی ہے اور جس کے اطوار ہر عہد میں ناپاکیوں سے آلودہ رہے ہیں، الہامی کتب مقدسہ میں تحریف کر کے داغدار بنا دیا ہے کہ اب اس میں سے خالص اور ناقص۔ اچھے اور برے۔ صحیح اور غلط کا امتیاز مشکل ہو گیا ہے۔

اس وقت سینکڑوں اناجیل جو بے شمار ترجموں کی شکل میں موجود ہیں۔ خود مسیحی حضرات کے لئے پریشانی کا موجب ہیں۔ اور یہ پریشانی خود مسیحی علماء کی پیدا کردہ ہے۔ چنانچہ ایک مسیحی خاتون کا کہنا ہے کہ

"ہم عورتوں کو اپنی دوسری بہنوں کو آگاہ کرنا چاہیئے کہ کلامِ پاک میں اس ناجائز تبدیلی پر جو نئی انگریزی جلدیں چھاپی گئی ہیں۔ یقین نہ کریں۔ اور اپنی آئندہ پود کو بھی اس گمراہی سے بچائیں۔ یہ گمراہ دینی علماء یسوع مسیح کو خدا کا اکلوتا بیٹا ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں۔ اس

کے علاوہ انہوں نے مقدّس بائبل کے بہت سے حصّوں کو نکال دیا ہے۔ کہ وہ کلامِ پاک کا حصہ نہیں ہے۔

(منقول از رسالہ جوابِ باصواب بحوالہ رسالہ کلامِ حق ماہ فروری ۱۹۷۶ء)

بے دین مسیحی علماء اور عوام کے درمیان اس خلفشار کو دُور کرنے کی صرف ایک ہی سبیل تھی کہ اصل کلامِ پاک موجود ہوتا۔ جو یقیناً مشیّتِ الٰہی سے ناپید ہے اور کثرتِ اختلافِ تراجم کے باعث روز بروز معدوم ہوتی جا رہی ہے۔

بالآخر یہ عرض کرنا ہے۔ کہ میرے مخاطب پادری صاحب کا اصل مقصد اس دو صفحہ کی تحریر سے یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ

"آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ آئندہ کی خبروں کی نبوّت رکھتے تھے نہ معجزات کر سکتے تھے۔ نہ مسلمانوں کے لئے بھلائی اور بہتری کا اختیار رکھتے تھے۔ نہ بائبل مقدس کی صحیح تعلیم دے سکے۔ نہ مسلمانوں کے لئے نجات دہندہ تھے۔ نہ مسلمانوں کی نجات کے لئے وکالت اور شفاعت کا اختیار رکھتے تھے۔ اور نہ جانتے تھے کہ روزِ قیامت

عدالت ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ اور مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوگا؟

"کیونکہ حضورؐ غیب کی باتیں اور آئیندہ کی خبریں نہ رکھتے تھے"

آگے لکھا ہے کہ "آپ غور فرمائیں کہ اوصافِ نبوت و رسالت کس کا نام ہے؟

پادری صاحب! آپ کو تعجب ہوگا کہ مسلمان کو ان تمام باتوں کا اعتراف ہے۔

بلاشبہ حضورؐ کچھ نہ جانتے تھے۔ بجز ان باتوں کے جو اللہ تعالے نے انہیں بذریعہ وحی و الہام بتائیں۔ حقیقی انبیاء کا یہی کردار بائبل نے بتایا ہے۔ تمام انبیاء نے بشمول حضرت مسیح علیہ السلام اللہ سے دعائیں مانگی ہیں۔ اگر آئندہ کی خبر ہوتی تو یہ تمام دعائیں احمقانہ باتیں ہوتیں۔ خود حضرت مسیح اکرم آئندہ کے انجام سے باخبر ہوتے تو دعا جیسا احمقانہ فعل کیوں کرتے؟

اسلام کہتا ہے کہ اُن کی دعا ہی تھی کہ تختہ دار پہ لٹکنے سے بچ رہے ورنہ وہ تو یہی سمجھے تھے کہ انہیں سُولی پہ چڑھا دیا جائے گا

یہی حال تمام معجزاتِ انبیاء کا ہے۔ کہ معجزات ان کے اختیار میں نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر نہ آنحضرتؐ نے کوئی معجزہ دکھایا۔ نہ عیسیٰؑ، نہ موسیٰؑ، نہ ابراہیمؑ نہ کوئی اور نبی کچھ کر سکا۔ ورنہ حضرت

موسےؑ کا اپنے ہی معجزہ سے خائف ہو جانا کیا معنی رکھتا ہے۔ لفظ معجزہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ کوئی بشر اس کے کرنے سے عاجز ہو۔ بلکہ محض اللہ کی جانب سے ظہور معجزات ہوتا ہے۔ اور یہ تو آپ نے خود بتایا ہے کہ:۔

"مقدس پطرس رسول مقبول نے لکھا ہے کہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوتی۔"

اب اگر کوئی خبط الحواس۔ مقدس پطرس کی اس بات کو نہ مانے تو یقیناً وہ مسیحی کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے ارشاد کے خلاف کہ

"غیب کا علم اور معجزات کی طاقت خدا تعالےٰ نبیوں کو عطا کرتا ہے۔"

یہ کہے کہ یہ طاقت خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نہیں ہے۔ تو کیا وہ احمق یا بے دین نہیں ہے؟

آپ کا یہ ارشاد کہ:۔

"حقیقی نبی انجیلی کلام الٰہی بلکہ ساری بائبل مقدس کی تعلیمات کے مطابق خداوند یسوع مسیح کی شان الوہیت۔ الٰہی ابنیت اور نجات یا لکفارہ کے لئے اس کی صلیبی موت اور تیسرے دن قبر سے جی اُٹھنے کے بعد اس کے صعود آسمانی

اور جلالی آمدِ ثانی کا اقرار کرتا ہے۔"

یہ سب کچھ قابلِ تسلیم ہوتا۔ اگر ساری بائبل مقدس میں سے کوئی ایک آیت آپ تلاوت کرکے یا اس سے کسی ایک بات کا بھی ثبوت مہیا کرتے۔ بائبل یا انجیل جسے آپ نے کلامِ الٰہی فرمایا ہے تو جیز ناپید ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ کوئی ترجمہ ہی پیش کر سکتے۔ جس میں حضرت مسیحؑ کی شانِ الوہیت یا الٰہی ابنیت جیسا کوئی لفظ استعمال ہوا ہو۔

بائبل اور انجیل کو بدبخت یہودیوں کے ہاتھوں ترمیم و تحریف کا ملجوبہ تصور کرتے ہوئے بھی تمام انجیل میں نہ کہیں مسیحؑ کی شانِ الوہیت یا الٰہی ابنیت یا حقیقی انبیاء کے علمِ غیب اور معجزات پر بلا اذنِ الٰہی قادر ہونے کا ذکر ہو۔

پادری صاحب! کیا جھوٹ بول کر یا مقدس ترین انسانوں پر بدترین گناہوں کا الزام لگائے بغیر آپ بائبل یا انجیل مقدس کے صحیح حوالوں سے اپنے ایمان و عقاید کو ثابت نہیں کر سکتے۔

اب دیکھئے آپ نے چلتے چلتے کتنا بڑا جھوٹ بول دیا کہ "ہزاروں مسلمانوں نے ایک پنجابی قادیانی شخص کو اور ایک ایرانی شخص بہاء اللہ کو برحق نبی تسلیم کرلیا ہے۔"

کیا آپ ایک بھی فردِ مسلم ایسا بتا سکتے ہیں۔ جس نے پنجابی قادیانی شخص یا کسی ایرانی شخص کو سچا نبی تسلیم کر لیا ہو۔ البتہ یہ بات آپ کی کسی قدر صحیح ہے۔ کہ مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کا امکان نہیں ہے کیونکہ مسیحیوں میں خدائے واحد کو ماننے والا بھی مسیحی ہے۔ اور تین خداؤں پر ایمان لانے والا بھی مسیحی۔ انجیل کو کلامِ الٰہی تصوّر کرنے والا بھی مسیحی ہے۔ اور اس کو کلامِ الٰہی نہ ماننے والا بھی مسیحی کتابِ مقدس کی زبان آرامی ماننے والا بھی مسیحی اور عبرانی ماننے والا بھی مسیحی۔ بدترین گناہوں کا ارتکاب کرنے والے کو حقیقی نبی ماننے والا بھی مسیحی اور ان کو بہترین انسان ماننے والا بھی مسیحی۔ اور اس عہدِ تحقیق و دانش میں تو مسیح کو نجات دہندہ ماننے والا بھی مسیحی اور نہ ماننے والا بھی مسیح۔ ان کو خدا کا حقیقی معنوں میں بیٹا تسلیم کرنے والا بھی مسیحی اور انہیں غیر حقیقی یا مجازی بیٹا تصور کرنے والا بھی مسیحی۔ جو انہیں خدا کا بیٹا مانے وہ بھی مسیحی اور جو انہیں اولادِ آدم مانتا ہو۔ وہ بھی مسیحی۔ رومن کیتھولک بھی مسیحی جو بائبل کی ۷۲ کتابوں کو مانتے ہیں اور پروٹسٹنٹ بھی مسیحی جو صرف ۶۶ کتابوں والی بائبل کو مانتے ہیں۔

ایسی صورت میں حقیقی نبی کی پہچان کے معاملہ میں مسیحیوں کے درمیان ایسی غلطی کے امکان کیسے رہ سکتے ہیں۔ کہ وہ حق و باطل

میں تمیز کر سکیں۔

مسلمانوں کے ہاں تو قرآن کے ایک لفظ کا انکار بھی کفر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لبشر نہ ماننے والا ہرگز مسلمان نہیں اسلام میں نجات دہندہ ذاتِ خداوندی کے علاوہ کوئی نہیں۔ اسلام کی رُو سے لاکھوں انبیاء کا سولی پہ چڑھ جانا کسی کے ایک ادنیٰ گناہ کا کفارہ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ کیسی الہٰی بادشاہت اور کہاں کا عدل ہے کہ" کرے کوئی اور بھرے کوئی"

اگر اس اصول کو روا رکھا جائے کہ کسی بے قصور کے پھانسی پا جانے سے کوئی مجرم سزا سے چھٹکارا یا نجات پا سکتا ہے۔ تو معاشرے میں اصلاح کیسے ممکن ہو گی؟ معاشرے کے تمام تعزیری اصولوں کی بیخ کنی ہے۔ جس کی اجازت نہ قرآن دیتا ہے نہ بائبل میں ہے نہ انجیل میں اور نہ کسی بھی نظام میں جسے احکامِ الہٰی کی تائید حاصل ہو۔

پھر یہ بات آج تک کوئی مسیحی نہیں حل کر سکا۔ کہ جن یہودیوں نے حضرت ممدوح کو (بقول مسیحی حضرات) سولی دی۔ کیا وہ بھی نجات پا گئے۔ اور کیا ان بدبختوں کی بھی نجات ہے جنہوں نے (بقول عیسائی حضرات) جناب مسیح علیہ السلام کے

مُنہ پر تُھوکا۔ تھپڑ مارے۔ کوڑے لگائے اور گالیاں دیں۔ کیا مسیحؑ کا صلیب پر چڑھنا ان کے گناہوں کا بھی کفارہ ہوگیا۔

پادری برکت اے خاں کے ایک رسالہ موسومہ "رحمت الوجود" میں جس کا "جواب باصواب" یہ عاجز پیش کر چکا ہے۔ ایک نہایت دلچسپ دعویٰ یہ کیا گیا ہے۔ کہ

مفت نجات !!!

"مسیحی دنیا میں "مفت نجات کی خوشخبری ..... عام پائی جاتی ہے"

مفت نجات کی خوشخبری انہیں مبارک ہو۔ کیونکہ مسیحی دنیا کو اس خوشخبری سے "کُھل کھیلنے" کا اچھا موقع مل گیا۔ اب نہیں معلوم انہوں نے اس خوشخبری سے کہاں تک فائدہ اٹھایا۔

مسلمان تو مفت نجات کے لفظ سے ہی کانپ جاتا ہے کیونکہ جھوٹ۔ چوری۔ بے ایمانی۔ شراب خوری۔ جُوا۔ بدکاری دیّوسی۔ بلکہ قتل۔ خونریزی اور ڈاکہ زنی کے گناہوں سے بھی حضرت مسیحؑ سولی پر خود چڑھ کر مفت نجات دلا دی۔ تو اب گناہوں کے شائقین بغلیں کیوں نہ بجائیں۔ تو کیا کریں۔

بالآخر پادری صاحب سے یہ عرض کرنا ہے۔ کہ
ایمان۔ عقل۔ مشاہدہ اور فطرتِ انسانی' مفت نجات کے تصور
سے عاری ہے۔ حتےٰ کہ خود مسیحی مذہب کے ماننے والے بھی
"مفت نجات" جیسی نامعقول بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ کیونکہ ان
کے نزدیک بھی اگر نجات دلانے والے حضرت مسیحؑ گناہگاروں کی
بجائے خود سولی پہ نہ چڑھ جاتے تو ہرگز ان گنہگاروں کو عذاب الہٰی
سے نجات نہ ہوتی۔

تو اب سوال یہ ہے۔ کہ نجات مفت کیسے ہوئی؟ حضرت مسیحؑ
کی ذلت و رسوائی۔ مار پیٹ اور گالیاں اور بالآخر سولی پہ لٹکایا جانا
اگر فی الواقع مسیحیوں کی شادمانی کا باعث ہے۔ ان کا دل اس پہ
نہیں دکھا۔ تو بلاشبہ یہ نجات مفت نہ تھی۔ ورنہ نجات مفت کا
کوئی تصور نہیں۔

مسیحی حضرات کو اس پہ غور کرنا لازم ہے:۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

مرسلین اور حواری

ہمیں بار بار لکھنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں عیسائی مشنری دیدہ دانستہ اسلام کے خلاف زہر چکانی کرنے سے باز نہیں آتے۔ اگر انہیں پاکستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے تو اس سے بغیر واجب فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔ ٹھیک ہے وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اسکے ساتھ اسلام کو ہدف سبّ و شتم بنانا شرافت نہیں ہے، بلکہ ایسا کرنا اسلام دشمنی اور اسلام کیخلاف کینہ پروری کے مترادف ہے۔ اس سلسلہ میں سیالکوٹ کا ایک پادری پیش پیش ہے۔ معلوم نہیں کہ اسے کوئی عارضہ لاحق ہے کہ وہ اسلام کیخلاف زہر اگلنے سے باز نہیں آتا۔ حال ہی میں اس نے ایک گمنام دو ورقہ اشتہار فوٹو سٹیٹ کروا کر شائع کیا۔ جس میں رسالتماب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اشتعال انگیز تنقید کیگئی ہے۔ اسکا جواب اسی رسالہ میں درج ہے۔ اب ایک اور فوٹو سٹیٹ رسالہ اس پادری کیطرف سے موصول ہوا ہے جس پر اس کا نام درج ہے۔ اس کا عنوان "اوصاف مرسلین" ہے۔ اس کے ذریعے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو قرآن کریم کی پناہ لے کر رسول ثابت کرنے کی سعی بے سود کی گئی ہے

سورۂ یٰسین کے دوسرے رکوع میں آیت ۱۳ سے ۳۱ تک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک بستی کا واقعہ بیان کیا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کیلئے دو رسول بھیجے۔ اس بستی والوں نے انہیں جھٹلا دیا۔ پھر تیسرا رسول ان کی امداد کو پہنچا اور ان سب نے کہا "ہم تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجے گئے ہیں"۔ بستی والوں نے کہا۔ "تم کچھ نہیں ہو، مگر ہمارے جیسے چند انسان۔ اور خدائے رحمٰن نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو"۔ رسولوں نے کہا "ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم ضرور تمہاری طرف

رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ہم پر صاف صاف پیغام پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔"
بستی والے کہنے لگے" ہم تو تمہیں اپنے لئے فال بد سمجھتے ہیں اگر تم باز نہ آئے ہم تم کو سنگسار کر دینگے
اور ہم سے تم دردناک سزا پاؤ گے۔" رسولوں نے جواب دیا۔"تمہاری بدفالی تمہارے
اپنے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیا یہ باتیں تم اسلئے کرتے ہو کہ تمہیں نصیحت کی گئی ہے۔ اصل بات یہ ہے
کہ تم حد سے گزرے ہوئے لوگ ہو۔"
اتنے میں شہر کے دور دراز گوشے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بولا" اے میری قوم کے لوگو!۔
رسولوں کی پیروی اختیار کرو۔ پیروی کرو ان لوگوں کی جو تم سے کوئی اجر نہیں چاہتے اور ٹھیک راستے
پر ہیں۔ آخر کیوں نہ میں اس ہستی کی بندگی کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف تم سب نے پلٹ کر جانا
ہے۔ کیا میں اسے چھوڑ کر دوسرے معبود بنا لوں۔ حالانکہ اگر خدائے واحد مجھے نقصان پہنچانا چاہے تو نہ انکی
شفاعت میرے کسی کام آسکتی ہے اور نہ ہی وہ مجھے چھڑا سکتے ہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں صریح
گمراہی میں مبتلا ہو جاؤں گا۔ میں تو تمہارے رب پہ ایمان لایا۔ تم بھی میری بات مان لو۔"
(آخر کار ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا) اور اس شخص سے کہہ دیا گیا۔ کہ" داخل ہو جا جنت میں"
اس نے کہا۔ کاش میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے رب نے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرما دی۔
اور مجھے با عزت لوگوں میں داخل فرما دیا۔" اس کے بعد اس کی قوم پہ ہم نے آسمان سے
کوئی لشکر نہیں اتارا۔ ہمیں لشکر بھیجنے کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بس ایک دھماکا ہوا اور وہ
یکایک سب بجھ کر رہ گئے۔ افسوس بندوں کے حال پہ جو رسول بھی انکے پاس آیا۔ اس کا وہ مذاق اڑاتے
رہے۔ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ اور اس کے بعد
وہ پھر کبھی پلٹ کر نہ آئے۔ ان سب کو ایک روز ہمارے سامنے آنا ہے۔
(سورہ یٰسین آیات ۱۳ - ۳۱)

پادری برکت اے خاں نے قرآن مقدس کی ان آیات کی تفسیر سے ان رسولوں کو
حضرت عیسیٰؑ کے حواری ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ ان رسولوں کی تعلیم
وحدانیت پر مبنی ہے۔ اور عیسائی حواریوں کی تثلیث پر قائم ہے۔ یہ تطابق تاریخی لحاظ
سے بھی قطعاً غلط ہے۔ جن مفسرین کا پادری صاحب نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے بھی
قطعیت سے اسے قرآنی حوالہ قرار نہیں دیا۔ صرف یہ ان کی اپنی ذاتی رائے ہے

انہوں نے یہ سارا قصہ عیسائیوں کی غیر مستند روایات سے اخذ کیا ہے جو تاریخی حیثیت سے بالکل بے بنیاد ہے۔ انطاکیہ میں سلوقی خاندان کے ۱۳ بادشاہ انتیوکس کے نام سے گزرے ہیں۔ اور اس نام کے آخری فرمانروا کی حکومت بلکہ خود اس خاندان کی حکومت بھی ۶۵ سنہ قبل مسیح میں ختم ہوگئی تھی۔ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں انطاکیہ سمیت شام و فلسطین کا سارا علاقہ رومیوں کے زیر نگیں تھا۔ پھر عیسائیوں کی کسی مستند روایت سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ خود حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں میں سے کسی کو تبلیغ کیلئے انطاکیہ بھیجا ہو۔ اسکے برعکس بائبل کی کتاب اعمال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعہ صلیب کے چند سال بعد عیسائی مبلغین پہلی مرتبہ وہاں پہنچے تھے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جن لوگوں کو نہ اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہو۔ نہ اللہ کے رسول نے مامور کیا ہو۔ وہ اگر اپنے طور پر تبلیغ کیلئے نکلے ہوں تو کسی تاویل کی رو سے بھی وہ اللہ کے رسول قرار نہیں پا سکتے۔ علاوہ بریں بائبل کے بیان کی رو سے انطاکیہ پہلا شہر ہے۔ جہاں کثرت سے غیر اسرائیلیوں نے دین مسیح کو قبول کیا۔ اور مسیحی کلیسا کو غیر معمولی کامیابی نصیب ہوئی۔ حالانکہ قرآن جس بستی کا ذکر بیان کر رہا ہے۔ وہ کوئی ایسی بستی تھی جس نے رسولوں کی دعوت کو رد کر دیا۔ اور بالآخر عذاب الٰہی کا شکار ہوئی۔ تاریخ میں اس امر کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کہ انطاکیہ پر ایسی کوئی تباہی نازل ہوئی ہو۔ جسے انکار رسالت کی بنا پر عذاب قرار دیا جا سکتا ہو۔ ان وجوہ سے یہ بات ناقابل قبول ہے کہ اس بستی سے مراد انطاکیہ ہے۔ بستی کا تعین نہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ نہ کسی صحیح حدیث میں۔ بلکہ یہ بات بھی کسی مستند ذریعے سے معلوم نہیں ہوتی کہ یہ رسول کون تھے اور کس زمانہ میں بھیجے گئے تھے۔ اس لئے یہ واقعہ حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں پر صادق نہیں آتا۔ اور ان کا یہ استنباط تاریخ اور حقیقت کے قطعاً خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے حواری نہ رسول تھے نہ نبی تھے۔ بلکہ وہ آپ کے بارہ ساتھی تھے جنہیں حواری یا اپوسل (APOSTLE) کے لقب سے یاد کیا گیا۔ اسی بنا پر حواری کا کلام کسی لحاظ سے نبی یا رسول کا کلام نہیں ہو سکتا نہ ان کے اوصاف کو اوصاف مرسلین کہا جا سکتا ہے۔ شرع اسلام کے لحاظ سے حواریوں کو رسول کہنا گمراہی، غلطی اور جرم ہے۔